



وزیراعظم کا دفتر

وزیراعظم کا قوم کو ڈاکٹر امبیڈ کر بین الاقوامی سینٹر وقف کرنے کی تقریب کے دوران خطاب

Posted On: 07 DEC 2017 2:08PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 07 دسمبر۔

کابینہ کے میرے ساتھی جناب تھاور چند گ۔ لوت جی

جناب وجے سانہلا جی

جناب رامداس اٹھاولے جی

جناب کرشن پال جی

جناب وجے گوئل جی

سماجی انصاف اور تفویض اختیارات کے سیکریٹری جی لتا کرشن راؤ جی

اور سبھی موجود سینٹر تجربے کار، بھائیوں اور ب۔ نوں

ی۔ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے ڈاکٹر امبیڈکر انٹرنیشنل سینٹر کو (ڈی اے آئی سی) ملک کو وقف کرنے کا موقع ملا ہے

ی۔ میرے لئے دو۔ ری خوشی کی بات ہے کہ اس انٹرنیشنل سینٹر کے قیام کا موقع مجھے اپریل 2015 دیا گیا تھا۔ بدلتی کم وقت میں، بلکہ اپنے طے شدہ وقت سے پہلے، اس عظیم بین الاقوامی مرکز کو تیار کیا گیا ہے، میں اس مرکز کی تعمیر سے جڑے۔ وئے۔ ر محکمہ کو بدلتی مبارکباد دیتا۔ ون

مجھے پوری امید ہے کہ یہ مرکز بابا صاحب کی تعلیمات، ان کے خیالات کو پھیلانے کے لئے ایک حوصلہ افزا مقام کارول نبھائے گا۔ “ڈاکٹر امبیڈکر انٹرنیشنل سینٹر میں یہ ڈاکٹر ” امبیڈکر انٹرنیشنل سینٹر برائے سماجی - اقتصادی تبدیلی کی بھی تعمیر کی گئی ہے۔ یہ سینٹر سماجی اور اقتصادی موضوعات پر تحقیق کے کام میں بھی ایک اہم مرکز بنے گا۔

سب کا ساتھ، سب کا وکاس! جسے کچھ لوگ جامع ترقی کہتے ہیں، اس منتر پر چلتے۔ وئے کیسے اقتصادی اور سماجی مسائل پر غور کیا جائے، اس سینٹر میں ایک تھنک ٹینک یعنی ' مفکر کی طرح اس پر بھی غور۔ وگا

۔ اور مجھے لگتا ہے کہ نئی نسل کے لئے یہ مرکز ایک نعمت کی طرح آیا ہے، جہاں پر آکر وہ بابا صاحب کے نقطہ نظر کو دیکھ سکتے ہیں، سمجھ سکتے ہیں

ساتھیوں، مارے ملک میں وقتاً فوقتاً ایسی عظیم شخصیتیں پیدا۔ وئی رہی ہیں، جو نہ صرف سماجی بدلتی کا جہز بنتی ہیں، بلکہ ان کے خیالات ملک کے مستقبل کو گھڑتے ہیں، یہ بھی بابا صاحب کی حیرت انگیز طاقت تھی کہ ان کے جانے کے بعد، بھلے برسوں تک ان کے خیالات کو دبانے کی کوشش۔ وئی، ملک اور قوم کی تعمیر میں ان کی شراکت داری اور خدمات کو مٹانے کی کوشش کی گئی، لیکن بابا صاحب کے خیالات کو ایسے لوگ عام لوگوں کے دل سے نہ ہیں۔ تا پائے۔

اگر میں یہ کہتا۔ ون کہ جس خاندان کے لئے یہ سب کیا اس خاندان سے زیادہ لوگ آج بھی بابا صاحب متاثر ہیں تو میری بات غلط نہ ہیں۔ وگی بابا صاحب کا ملک اور قوم کی تعمیر میں جو تعاون ہے اس وجہ سے۔ م سبھی بابا صاحب کے احسان مند ہے۔ ماری سرکار کی یہ کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک ان کے خیالات پہنچیں۔ خاص کر نوجوان نسل ان کے بارے میں جانے، ان کا مطالعہ کرے۔

اور اس لئے اس سرکار میں بابا صاحب کی زندگی سے جڑے۔ وئے اہم مقامات کو زیارت کی شکل میں تیار کیا جا رہا ہے۔ دلی کے علی پور میں جس گھر بابا صاحب کا انتقال ہوا۔ و ان ڈاکٹر امبیڈکر قومی میموریل تعمیر کی جا رہی ہے۔ اسی طرح مذہبی۔ پردیش کے م۔ و میں، جہاں بابا صاحب کی پیدائش۔ وئی، اسے بھی زیارت کے طور پر فروغ دیا جا رہا ہے۔ لندن کے جس گھر میں بابا صاحب رہتے تھے اسے بھی خرید کر۔ م۔ اریشٹر کی بی جے پی حکومت ایک یادگار کے طور پر تیار کر رہی ہے۔ اسی طرح، ممبئی میں اندومل کی زمین پر امبیڈکر میموریل تعمیر کیا جا رہا ہے۔ ناگیپور میں دکنشا بھومی کو بھی ترقی دی جا رہی ہے۔ یہ پنج تیرتھ ایک طرح سے بابا صاحب کو آج کی نسل کی طرف سے خراج عقیدت ہے۔

ویسے، پچھلے برس مجازی دنیا میں ایک چھٹا زیارت گاہ کی بھی تعمیر۔ وئی ہے۔ یہ زیارت گاہ ملک کو ڈیجیٹل طریقے سے توانائی دے رہا ہے اور بااختیار بنا رہا ہے۔ گزشتہ سال شروع کیا گیا بھارت انٹر فیس فار منی۔ یعنی بھیم ایپ بابا صاحب کے اقتصادی ویژن کو اس حکومت کی طرف سے خراج تحسین تھا۔ بھیم ایپ، غریبوں، دلتوں، محروم، ہمسامہ اور استحصال کا شکار لوگوں کے لئے ایک نعمت بن کر آیا ہے۔

بھائیوں اور ب۔ نوں، بابا صاحب نے اپنی زندگی میں جو جدوجہد کی اس سے۔ م پوری طرح واقف ہیں لیکن ان کی زندگی جدوجہد کے ساتھ یہ امیدوں کی ترغیب سے بھی بھری۔ وئی ہیں۔ مایوسی اور ناامیدی سے، بدلتی دور ایک ایسے۔ ندوستان کا خواب جو اپنی اندرونی برائیوں کو ختم کرکے سب کو ساتھ لے کر چلے گا۔ آئینی اجلاس کی پ۔ لی میٹنگ کے کچھ دن بعد۔ یہ 17 دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ون نے اسی اجلاس کی میٹنگ میں کہا تھا اور میں ان کے الفاظ بول رہا۔ ون۔

اس ملک کی سماجی، سیاسی اور اقتصادی ترقی آج نہ ہو تو کل۔ وگی۔ یہ صحیح وقت اور حالات آنے پر یہ عظیم الشان ملک ایک۔ وئے بغیر نہ ہیں رہے گا۔ دنیا کی کوئی بھی طاقت اس کے اتحاد کے آڑے نہ ہیں آ سکتی۔

اس ملک میں بدلتی سے فرقوں اور ذاتوں کے۔ ونے کے باوجود کسی نہ کسی طریقے سے۔ م سبھی ایک۔ وجائیں گے اس بارے میں میرے دل میں ذرا بھی شک نہ ہیں ہے۔ م اپنے طرز عمل سے۔ یہ بتا دیں گے کہ ملک کے سبھی عوامل کو اپنے ساتھ لے کر اتحاد کے راستے پر آگے بڑھنے کی۔ مارے پاس جو طاقت ہے، اسی طرح کی ذہنی صلاحیت بھی ہے۔

یہ تمام الفاظ بابا صاحب امبیڈکر کے ہیں، کتنا اعتماد! مایوسی کا کوئی نشان نہ ہیں! ملک کی سماجی برائیوں کا جس شخص نے زندگی بھر سامنا کیا ہے وہ ملک کو لے کر کتنی امیدوں سے بھرا۔ وا تھا۔

بھائیوں اور ب۔ نوں، میں یہ قبول کرنا۔ وگا کہ آئین کی تعمیر سے لے کر آزادی کے اتنے برسوں بعد بھی۔ م بابا صاحب کی ان امیدوں کو، اس خواب کو، پورا نہ ہیں کر پائے۔ ہیں۔ کچھ لوگوں کے لئے، کئی بار پیدائش کے وقت ملی ذات، پیدائش کے وقت ملی زمین سے زیادہ۔ م۔ وجاتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ آج بھی نئی نسل میں وہ صلاحیت ہے، وہ قابلیت ہے جو ان سماجی برائیوں کو ختم کرسکتی ہیں۔ خاص طور پر گزشتہ 15-20 سالوں میں جو تبدیلی میں دیکھ رہا۔ ون، اس کا پورا سہارا نئی نسل کو۔ یہ میں دینا پسند کروں گا۔ وہ اچھی طرح سمجھتی ہے کہ ملک کو ذات کے نام پر کون باٹن۔ کی کوشش کر رہا ہے، وہ اچھی طرح سمجھتی ہے کہ ملک ذات کے نام پر الگ الگ۔ وکر اس رفتار سے آگے نہ ہیں بڑھ پائے گا جس رفتار سے۔ ندوستان کو آگے بڑھنا چاہیے۔ اس لئے جب میں نئے بھارت کو ذاتوں کے بندھن سے آزاد کرنے کی بات کرتا۔ ون تو اس کے پیچھے نوجوانوں پر میرا انوث بھروسہ۔ وتا ہے آج کی نوجوان نسل بابا صاحب کے خواب کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

ساتھیوں!50قبل جب ملک جم۔ وری بنا ،تب بابا صاحب نے کہ ا تھا اور میں ان۔ی کے الفاظ دو۔را ر ا۔ وں۔

۔ میں صرف سیاسی جم۔ وریت سے۔ ی مطمئن نہ۔یں ۔وجانچا۔ئے۔۔ میں سیاسی جم۔ وریت کے ساتھ ساتھ سماجی جم۔ وریت بھی بننا ہے۔ سیاسی جم۔ وریت تب تک نہ۔یں تک سکتی جب تک اس کی بنیاد سماجی جم۔ وریت پر مبنی نہ۔۔ و۔

ی۔ سماجی جم۔ وریت ۔ر۔ ندوستانی کے لئے آزادی اور مساوات کا ۔ی منتر تھا۔ برابری صرف حق کا ۔ی نہ۔یں بلکہ یکساں سطح سے زندگی جینے کی بھی برابری۔ وئی چا۔ئے۔آزادی کے اتنے برسوں بعد بھی ۔مارے ملک میں ی۔ صورتحال رہی ہے کہ لاکھوں کروڑوں لوگوں کی زندگی میں ی۔ برابری نہ۔یں آئی ۔بت ۔بنیادی چیزیں ، مثلاً بجلی کے کنکشن، پانی کے کنکشن، ایک چھوٹا سا گھر، زندگی کا بیم۔ ان کے لئے زندگی کی بت ۔ت بڑی چنویتیاں بنی رہی۔یں۔

اگر آپ ۔ماری سرکار کے کام کرنے کے طور طریقوں کو دیکھیں گے ، ۔مارے کام کرنے کے ڈھنگ کو دیکھیں گے تو پچھلے تین سال یاساڑھ تین سال میں ۔م نے بابا صاحب کی سماجی جم۔ وریت کے خواب کو ۔ی پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سرکار کی اسکیمیں سماجی جم۔ وریت کو مستحکم کرنے والی رہی۔یں۔ جیسے جن دھن یوجنا کی ۔ی بات کریں، اس اسکیم نے ملک کے کروڑوں غریبوں کو بینکنگ نظام سے جڑنے کا حق دیا ۔ایسے لوگوں کے زمرے میں لا کھڑا کیا جن کے پاس اپنے بینک کھاتے۔ وتھے۔ جن کے پاس ڈیٹ کارڈ۔ وا کرتے تھے۔

اس اسکیم کے توسط سے سرکار 30 کروڑ سے زیادہ غریبوں کے بینک کھاتے کھلوا چکی ۔کروڑوں سے زیادہ لوگوں کو روپے ڈیٹ کارڈ دیئے چاکے۔یں۔ اب غریب میں بھی و۔ برابری کا جذبہ آیا ہے و۔ بھی اے ٹی ایم کی اُسی لائن میں لگ کر روپئے ڈیٹ کارڈ سے پیسے نکالتے۔یں۔ جس لائن کو دیکھ کر و۔ ڈرا کرتے تھے۔ جس میں لگنے کے بارے میں و۔ سوچ بھی نہ۔یں سکتے تھے۔

مجھے نہ۔یں پتہ ۔ی۔ ان موجود کتنے لوگوں کو ۔ر چوتھے پانچویں م۔ینے گاؤں جانے کا موقع ملتا ہے۔ مبری اپیل ہے آپ سے کہ جن لوگوں کو گاؤں گئے۔ وئے بت ۔دن ۔وگئے۔ وں و۔ اب جا کر دیکھیں! گاؤں میں کسی غریب سے اُجولا یوجنا کے بارے میں پوچھیں تب ان۔یں پتہ ۔لگے گا کیسے اُجولا یوجنا نے کیسے اس فرق کو مٹا دیا ہے کہ کچھ گھروں میں پ۔لے گیس کنکشن ۔وتا تھا اور کچھ گھروں میں لکڑی، کوئلے پر کھانا بنتا تھا! ی۔ سماجی بھید بھاؤ کی بڑی مثال تھی جسے اس سرکار نے ختم کر دیا ہے۔ اب گاؤں کے غریب کے گھر میں بھی گیس پر کھانا بنتا ہے اب غریب خاتون کو لکڑی کے دھوئیں میں اپنی زندگی نہ۔یں گزارنی پڑتی۔

ی۔ ایک فرق آیا ہے اور جو گاؤوں سے زیادہ جڑے وئے لوگ ۔یں، و۔ اسے اور آسانی سے سمجھ سکتے۔یں جب آپ گاؤں جائیں، تو ایک اور اسکیم کا اثر دیکھئے گا کہ کیسے سوچے بھارت مشن سے گاؤں کی عورتوں میں مساوات کا فرق آیا ہے۔ گاؤں کے کچھ۔ ی گھروں میں بیت الخلا کا۔ ونا اور زیادہ تر میں نہ۔۔ ونا ایک بے قاعدگی پیدا کرتا تھا۔ گاؤں کی خواتین کی صحت اور ان کے تحفظ پر بھی اس کی وجہ سے بحران پیدا ۔وتا تھا لیکن اب دھیرے دھیرے ملک کے زیادہ تر گاؤوں میں بیت الخلا بن رہے۔یں ج۔ان پ۔لے صفائی کا دائرہ 40 فیصد تھا و۔ اب بڑھ کر 70 فیصد سے زیادہ ۔وگیا ہے۔

سماجی جم۔ وریت کو مضبوط کرنے کی سمت میں بت ۔ت بڑا کام اس سرکار کی بیم۔ اسکیمیں بھی کر رہی ہے۔ پردھان منتری سرکشا بیم۔ یوجنا اور جیون جیوتی یوجنا سے اب تک ملک کے اٹھارہ کروڑ غریب اس کے ساتھ جڑ چکے۔یں۔ ان اسکیمیوں کے توسط سے صرف1 روپئے م۔ینے پر حادثہ بیم۔، اور 90 پیسے یومی۔ کے پریمیم پر جیون بیم۔ کیا جارہا ہے۔

جان کر حیران رہ جائیں گے کہ ان اسکیموں کے تحت غریبوں کو اٹھارہ سو کروڑ روپئے تک کا کلیم، اس کی رقم دی جاچکی ہے۔ سوچئے، آج گاؤں دی۔ات میں رہنے والا غریب اتنی بڑی فکر سے آزاد ورا ہے۔

بھائیوں اور ب۔نوں، بابا صاحب کے خیالات کی بنیاد میں یکسانیت بت ۔ت سی شکلوں میں دکھائی دے رہی۔یں۔

عزت اور احترام کی یکسانیت

قانون کی برابری

حق کی برابری

انسانیت کے وقار کی برابری

موقع کی برابری

ایسے کتنے۔ ی موضوعات کو بابا صاحب نے اپنی زندگی میں لگا تار اٹھایا۔ ان وں نے۔میش۔ امید جنائی تھی کہ ۔ ندوستان میں سرکاریں آئین کا پاس رکھتے۔ وئے بنا پتہ بتا کر فرق کئے۔ وئے،بنا ذات کا فرق کئے۔ وئے چلیں گی۔ آج اس سرکار کی اسکیم میں آپ کو بنا کسی بھید بھاؤ سبھی کو برابری کا حق دینے کی کوشش کرے گی۔

جیسے ابھی حال ۔ی میں سرکار نے ایک اور اسکیم شروع کی ہے۔ پردھان منتری س۔ج۔ر گھر بجلی اسکیم یعنی سوہاگئے، اس اسکیم کے تحت ملک کے چار کروڑ ایسے گھروں میں بجلی کا کنکشن مفت دیا جائے گا جو آج بھی آزادی کے 70 سال بعد بھی قِلمی صدی میں جینے کے لئے مجبور ۔یں، ایسے کروڑ ایسے گھروں میں مفت میں بجلی کا کنکشن دیا جائے گا۔ پچھلے 70 سالوں سے نا برابری چلی آرہی تھی و۔ سوہاگئے۔ یوجنا سے ختم ۔ونے جارہی۔یں۔

برابری بڑھانے والی اس کڑی میں ایک اور ا۔م اسکیم ہے۔ پردھان منتری آواس یوجنا۔ آج بھی ملک میں کروڑ لوگ ایسے۔یں جن کے پاس اپنی چھت نہ۔یں ہے۔ گھر چھوٹا ۔و یا بڑا پ۔لے گھر ۔ونا ضروری ہے۔

اس لئے سرکار نے نشانہ رکھا ہے کہ 2022 تک گاؤں ۔و یا ش۔ر ر غریب کے پاس اس کا اپنا گھر و۔ اس کے لئے سرکار اقتصادی مدد دے رہی ہے۔ غریب اور متوسط طبقے کو قرض کے سود میں چھوٹ دے رہی ہے کوشش ی۔ ہے کہ گھر کے معاملے پر برابری کا جذبہ پیدا ۔و اور کوئی بھی گھر سے محروم نہ رہے۔

بھائیوں اور ب۔نوں، ی۔ اسکیمیں اپنی طے شدہ رفتار کے مطابق بڑھ رہی۔یں اور اپنے طے شدہ وقت پر یا اس سے پ۔لے۔ی پوری بھی ۔ونگی۔

آج ی۔ ڈاکٹر امبیڈ کر بین الاقوامی سینٹر اس بات کا بھی جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ اس سرکار میں اسکیمیں اٹکتی اور بھٹکتی نہ۔یں ۔یں جو نشانے طے کئے جاتے۔یں ان۔یں پورا کرنے کے لئے اس سرکار میں پوری طاقت لگا دی جاتی ہے اور ی۔ی۔ مارا غزم ہے۔

۔ ماری کوشش ہے کہ ۔ر اسکیم کو نشانے کے ساتھ نہ۔صرف پانے بلکہ اسے طے شدہ وقت میں پورا بھی کریں اور ی۔ ابھی سے نہ۔یں ہے۔ سرکار نے کچھ م۔بنوں پ۔لے۔ی ۔سمت طے کردی تھی۔

آپ کو یاد ۔وگا میں نے 14ھق لال قلعہ کی فصلیل سے کہ ا تھا کہ ایک سال کے اندر ملک کے سبھی سرکاری اسکولوں میں بیٹیوں کے لئے الگ بیت الخلا ۔وگا۔ م نے ایک سال کے اندر اسکولوں میں لالھی سے زیادہ بیت الخلا بنائے۔یں ۔اسکولوں میں بیت الخلا نہ۔۔ ونے کی وجہ سے جو بیٹیاں پڑھائی بیچ میں ۔ی چھوڑ دیتی تھیں ان کی زندگی میں کتنی بڑی تبدیلی آئی ہے۔ی۔ آپ پوری طرح سے سمجھ سکتے۔یں۔

ساتھیو! سال 15ھق لال قلعہ سے۔ی میں نے ایک اور اعلان کیا تھا۔ ایک زار دن میں ملک کے ان اٹھارہ زار گاؤوں تک بجلی پ۔نجانے کا ج۔ان آزادی کے اتنے سالوں بعد بھی بجلی نہ۔یں پ۔نچیں ۔یں۔ ابھی ایک زار دن پورے ونے میں کئی م۔ینے باقی ۔یں اور اب صرف دو زار گاؤوں میں بجلی پ۔نجانے کا کام باقی رہ گیا ہے۔

دوسری اور اسکیموں کی بات کروں تو کسانوں کو سوائل ۔یلتھ کارڈ دینے کی اسکیم فروری 2015 میں شروع کی گئی تھی۔ م نے نشانہ رکھا تھا کہ 2018 تک ملک کے 14 کروڑ کسانوں کو سوائل ۔یلتھ کارڈ دیئے جائیں گے اب تک 10 کروڑ کسانوں کو سوائل ۔یلتھ کارڈ دیئے چاکے۔یں یعنی م نشانے سے بت ۔دور نہ۔یں ۔یں۔

اسی طرح پردھان منتری کرشی سینیجائی یوجنا جولائی 2015میں شروع کی گئی تھی۔ م نے نشانہ رکھا تھا کہ برسوں سے اٹکی ۔وئی ملک کی 99 ویں سینیجائی پریوجناؤں کو 2019 تک پورا کریں گے۔ اب تک 2لاکھ اسکیمیں پوری کی جاچکی ۔یں۔ اگلے سال پچاس سے زیادہ اسکیمیں پوری کرلی جائیں گی۔ اس اسکیم کی رفتار بھی طے شدہ نشانے کے دائرے میں ہے۔

کو ان کی فصل کی مناسب قیمت ملے، ان۔یں فصل بیچنے میں آسانی و، اسے دھیان میں رکھتے۔ وئے ۔ای۔ نیشنل ایگریکلچرل مارکیٹ اسکیم(ای ۔ نیم اسکیم) اپریل 2016میں شروع کی گئی تھیں۔ اس اسکیم کے تحت حکومت نے ملک کی 580 سے زیادہ منڈیوں کو آن لائن جوڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اب تک 70ھے زیادہ زرعی منڈیوں کو آن لائن جوڑا چاکا ہے۔

پردھان منتری اُجولا یوجنا جس کا ذکر میں نے پ۔لے بھی کیا و۔ پچھلے سال یکم مئی کو شروع کی گئی تھی۔ سرکار نے نشانہ رکھا تھا کہ 2019 تک 5کروڑ غریب عورتوں کو مفت کنکشن دیں گی۔ صرف 9ھق ینوں میں حکومت 3 کروڑ 2لاکھ سے زیادہ عورتوں کو مفت گیس کنکشن دے چکی ہے۔

بھائیوں اور ب۔نوں! ی۔ ۔مارے کام کرنے کا طریقہ ہے بابا صاحب جس وژن پر چلتے۔ وئے غریبوں کو برابری کا حق دینے کی بات کرتے تھے اسی وژن پر سرکار چل رہی ہے۔ اس سرکار میں اسکیموں کی تاخیر کو مجرمانہ لاپرواہی مانا جاتا ہے۔

اب اس سینٹر کو ۔ی دیکھئے اسے بنانے کا فیصلہ کیا گیا تھا 1992 میں۔ لیکن 23 سال تک کچھ نہ۔یں وا۔ اس سرکار نے ۔مارے آنے کے بعد سنگ بنیاد رکھا اور اس سرکار میں اس کی نقاب کشائی بھی کردی گئی۔ جو سیاسی جماعتیں بابا صاحب کے نام کو لے کر ووٹ مانگتی ۔یں۔ان۔یں تو شاید ی۔ پتہ بھی نہ۔یں وگا۔

خیر، آج کل ان۔یں بابا صاحب نہ۔یں، بابا بھولے یاد آرہے۔یں۔ چلئے اتنا ۔ی صحیح۔

ساتھیوں! جس طرح ی۔ سینٹر اپنی طے شدہ تاریخ سے پ۔ لے بن کر تیار۔ وا اسی طرح کتنی۔ ی اسکیموں میں اب طے شدہ وقت کو کم کیا جا رہا ہے۔ ایک بار جب سارے انتظامات پٹری پر آچکے۔ ہیں۔ اسکیمیں رفتار پکڑ رہی۔ ہیں تو۔ م طے شدہ وقت کو اور بھی کم کر رہے ہیں تاکہ نشانہ کو اور جلدی حاصل کیا جاسکے۔

سے ابھی حال۔ ی میں۔ م نے مشن اندر دھنشن کے لئے جو وقت کی حد طے کی تھی۔ اسے دو سال کم کر دیا گیا ہے۔ مشن اندر دھنشن کے تحت سرکار ملک کے ان علاقوں تک ٹیکہ کاری م۔ م کو پ۔ نجا رہی ہے۔ ج۔ ان پ۔ لے سے چلے آ رہے ٹیکہ کاری اسکیموں کی پ۔ نیچ۔ نیچ۔ یں تھی۔ اس وجہ سے لاکھوں بچے اور حاملہ خواتین ٹیکہ کاری سے چھوٹ جاتے تھے۔ اس م۔ م کے تحت اب تک ڈھائی کروڑ سے زیادہ بچوں اور ستر لاکھ سے زیادہ حاملہ عورتوں کو ٹیکہ لگایا جا چکا ہے۔

پ۔ لے سے سرکار کا نشانہ 2022 تک ملک میں مکمل ٹیکہ کاری کوریج کو حاصل کرنا تھا۔ اسے بھی گھٹا کر اب سال 2018 تک کا ع۔ د کر لیا گیا ہے۔ اس نشانہ کو حاصل کرنے کے لئے مشن اندر دھنشن کے ساتھ انٹینسی فائڈ مشن اندر دھنشن کی شروعات کی گئی ہے۔

اسی طرح سرکار نے۔ ر گاؤں کو سڑک سے جوڑنے کا نشانہ 2022 طے کیا تھا لیکن جیسے۔ ی رفتار پکڑی کام میں تیزی آئی، تو۔ م نے اسے بھی 2022 کی بجائے 2019 کو پورا کرنے کی اسکیم بنا دی ہے۔

ساتھیو! اٹل جی کی سرکار میں پردھان منتری گرامین سڑک یوجنا شروع۔ وئی تھی لیکن اتنے سالوں بعد بھی اب تک ملک کے سبھی گاؤں سڑک رابطے سے جڑے نہ ہیں۔ یں۔ ستمبر 2014 صورتحال ی۔ تھی۔ مارے آنے کے بعد کی صورتحال کی میں بات کرتا۔ وں۔ م مئی کے م۔ بنے میں آئے 2014 میں، میں نے جائزہ لیا 2014 میں صورتحال ی۔ تھی کہ صرف 57 فیصد گاؤں۔ ی سڑکوں سے جڑے۔ وئے تھے تین سالوں کی کوشش کے بعد اب 81 فیصد، 80 فیصد سے بھی زیادہ گاؤں سڑک سے جڑ چکے۔ ہیں۔ اب سرکار 100 فیصد گاؤں کو سڑک رابطے سے جوڑنے کے لئے بہت تیز رفتار سے کام کر رہی ہے۔

حکومت کا زور ملک کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے دلت پچھڑے بھائی پ۔ نوں کو خود روزگار کے لئے بھی ترغیب دینے پر ہے۔ اس لئے جب۔ م نے اسٹینڈ اپ انڈیا پروگرام شروع کیا تھا تو ساتھ۔ ی ی۔ بھی طے کیا تھا کہ اس اسکیم کے توسط سے۔ ر بینک برانچ کم سے کم ایک درجہ ف۔ رست ذات یادر ج ف۔ رست قبائل کے لوگوں کو قرض ضرور دے گی۔

بھائیوں اور پ۔ نوں! آپ جان کر حیران رہ جائیں گے کہ ملک میں روزگار کے معنی بدلنے والی مدرا یوجنا کے تقریباً 50 فیصد فائڈ اٹھانے والے دلت، پچھڑے اور آدی واسی لوگ۔ ی۔ ہیں۔ اس اسکیم کے تحت اب تک تقریباً پونے دس کروڑ قرض منظور کئے جا چکے۔ ہیں اور لوگوں کو بنا بینک ضمانت چار لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ قرض دیا جا چکا ہے۔

ساتھیوں! سماجی حق اس سرکار کے لئے صرف کہ نہ سنے کی بات نہ ہیں۔ بلکہ ایک وعدہ ہے جس نے انڈیا کی بات کرتا۔ وں۔ وہ بابا صاحب کے بھی خوابوں کا۔ ندوستان ہے۔

سبھی کو برابر کے موقع، سبھی کو برابر کا حق۔ ذات کے بندھن سے آزاد۔ مارا۔ ندوستان! ٹیکنالوجی کی طاقت سے آگے بڑھتا۔ وا۔ ندوستان، سب کا ساتھ لے کر، سب کا وکاس کرتا۔ وا۔ ندوستان۔

آئیے، بابا صاحب کے خوابوں کو پورا کرنے کا۔ م ع۔ د کریں۔ بابا صاحب۔ میں 2022 ان وعدوں کو پورا کرنے کی طاقت دیں۔ اسی خواہش کے ساتھ میں اپنی بات کو ختم کرتا۔ وں۔

آپ سب کا ب۔ ت ب۔ ت شکریہ!!! ج۔ ہم ج۔ ہم ج۔ ہم

م۔ ن۔ ح۔ ا۔ رض

(07-12-2017) Words-3,384

U-6150

(Release ID: 1512090) Visitor Counter : 3

